افوض امری الی الله

الحمد لله والمنة والصلوة والسلام علی رسول الله که نسخه

ریاض المقاصد ۱۲۷۷

بفرمایش مولوی محمد عبد الرشید صاحب خلف الصدق عمدة العلما مولانا محمد عبد الحکیم صاحب و سید

جمال شاه صاحب سلمهم الله تعالی

در مطبع مخدومی باهتمام حاج الحرمین قاضی ابراهیم صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی

رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

امابعد بندہ مسکین عبدالحکیم بن مولوی عبدالرحیم بیچ خدمت بھائی مسلمانون کے التماس رکھتا ہے کہ مین نواسہ ہا اور خادم ایک ادنی خادمان خادم جناب مکرم اور مخدوم معظم سند المحدثین مفید الطالبین مجمع الفضایل منبع الفواضل صدر الافاضل فخر الاماثل حاوی الفروع والاصول کاشف غوامض المعقول والمنقول جامع فضایل وھبیہ والمکتسبیہ سالک مدارج صدق ویقین عارف معارف حق المبین عالم باعمل وفقیہ اکمل جامع الاشفاق والاخلاق حاجی الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیما صاحب سلاسل خمسہ حضرت مولانا وجدنا واستادنا مولوی محمد حاجی قاسم دہلوی واعظ کہ جنکی وعظ کے برکت سے صدہا آدم ورطہ ضلالت کو چھوڑ کر ساحل نجات پہ

نور اللہ مرقدہ ومضجعہ کا ہون

جب تک کہ جناب ممدوح مرحوم زندہ رہے تو اکثر خلایق سوای شہر اپنے کے دور سے بیچ خدمت آپکی کے اکثر فیض اور صحبت کثیر البرکت آپکی سے طرح طرح کے فایدہ

اوٹھا کر شب و روز بہرہ یاب ہوتے تھے چنانچہ اس عاجز نے بہی خدمت عالی جناب سے موافق فہم ناقص اپنی کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے کہ بدرجہ اتم حال کمترین پر تہی ختم بہی حفظ قرآن اور بہت طرح کے فایدہ علوم دینی کے حاصل کئے اور فیض یاب باب علم سے ہوا اور حال فیض خدمت صحبت کا آپکے یہہ تھا کہ جو خدمت عالی جناب موصوف مین حاضر ہوا واسطے تحصیل علم کے خالی نگیا بلکہ موافق تقدیر اپنی کے حاصل کر لیا اور چند شاگرد مشہور آفاق ہوئے ایک اون مین سے جناب مولوی فریدالدین صاحب مرحوم شہید واعظ مسجد جامع دہلی کہ جامع معقول اور منقول تھے اور مولوی نظام الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب اور مولوی سجاعت علی صاحب مرحوم متخلص بہ تسلی کہ درمیان رسالون اپنی کے تعریف جناب مغفور کے باین وجہ کرتے ہین

نظم در توصیف مولانا حاجی محمد قاسم محدث دہلوی

یہی ہے دعا میری پروردگار	رہے حاجی قاسم سدا برقرار
یہہ عالم عجب تو نے پیدا کیا	کہ ہے جسنے عالم کو شیدا کیا
مقرر ہے یہہ مبتلاء رسول	سدا ہے یہہ دل سے فدای رسول
چمکتا ہی رکہیو تو اس ماہ کو	سکھاتا ہے یہہ دین کی راہ کو
نگہبان تو اس کا رہیو مدام	رہے حشر تک حاجی قاسم کا نام

اور سوا انکے بہت لوگ زندہ ہین کہ فیض یاب باب علم سے ہوئے اور حال فیض عام آپ کا اس طرح پر تھا جیسے اولیاء اللہ کی تعریف مین آیا ہے کہ اولیاء اللہ وہ ہین کہ جنکے دیکھنے سے اللہ تعالی یاد آوے یہہ بات جناب موصوف مین صاف پائی جاتی تھی اور دل یہی چاہتا تھا کہ آپ کی زبان فیض بیان سے ہمیشہ ذکر خدا اور رسول کا سنا کیجئے اور آپکی صحبت مین شب و روز حاضر ہو کر فایدہ دین کے حاصل

کیا کیجیے اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہونی خدمت عالی اور زیارت جمال با
کمال حضرت کے سبب سے دور ہوتی تھی اور اگر حال زاہد اتقا اور اخلاق اور قناعت وغیرہ کا
بیان کیا جائے تو ایک جلد مرتب ہووے اب جسدن سے جناب مغفور نے ہجرت
اس دار فانی سے طرف دار باقی کے فرمائے گویا کہ چراغ علم ہندوستان بجھہ گیا اور
فساد طرح طرح کا اور اختلاف درمیان علما کے واقع ہوا اور جو لوگ کہ جناب فیض
انتساب سے موافق حوصلہ اپنی کے فیض یاب ہوئے ہین اونکا یہہ حال ہے کہ خیال
صحبت بابرکت کے سے زندگی اپنی بسر کرتے ہین اور بہ سبب درد جدائی آپکی کے
عجب حالت رہتی تھی اسواسطے شدت شوق مین حسب حال اپنے چند اشعار
نوک ریز خامہ ہوتی ہین ؛

بیت

درد ہوا اوسکی تو دوا کیجیے ‏— دل ہے بے چین ہو تو کیا کیجیے
سب گئے صبر و ہوش و تاب و توان — مین رہا ہون تو کیا رہا ہون

رباعی

ہوش حواس اڑ گئے جاتی ہی یار کے — کیا کیا گھمنڈ تھے ہمین صبر و قرار کے
دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو آہ — وہ اپنی بے کسی پہ نہ روے تو کیا کرے

ابیات

این مصیبت را حد و پایان کجاست — این مصیبت نیست درد بی دواست
ہر طرف مستان خراب افتادہ اند — از آتش ماتم کباب افتادہ اند
یاد آرند آن زمانے بے غمی — صحبت ساقی و عیش خورمی
ہر یکی را دل ازین ماتم کباب — ہر یکی را دیدہ چون پر آب
این یتیمان طریقت را ببین — بیکسان فی الحقیقت را ببین

همچو آن طفلی که باشد بی پدر — خاک بر سر این غریبان در بدر
هر یکی چون تشنه خسته جگر — از خود و از هستی خود بی خبر
گفته باید گر از جوش درون — ۱ هر یکی انا الیه راجعون

اور تاریخ انتقال آپ کی کے استاد ذوق نے کہ یگانہ روزگار فن اپنی کا تھا

باین عبارت لکھی

مات ملایک خصال ۱۲۶۳

اور اس ہیچمدان کو ہمیشہ یہہ خیال قرین خاطر رہتا تھا کہ اگر فرصت ہاتھہ دے تو ترجمہ بزبان اردو کسی رسالہ کا آپکی تالیفات سے کرون تاکہ کچھہ نمونہ فیض آپکی کا باقی رہے مگر بہ سبب درس تدریس طلبا کے اتنی فرصت نہ پائی جب یہ عاجز بعد ویرانہ دہلی کے برباد ہوکر پریشان خاطر کہ یہہ شعر حسب حال اس فقیر کے ہے

نظم

کیا پوچھتے ہو بود باش میری — نہین کچھہ قابل بیان یہہ حال
تھا جو دلی مکان رشک بہشت — ہر طرح کے وہان تھے اہل کمال
حادثہ جو ہوا تو ہے مشہور — نہ خدا ڈالے یہہ کسی پہ وبال
ہوا وہ ویران خستہ اور برباد — ہوکر نکلے جب آیا وہان یہہ زوال

بیچ قصبہ پٹیالہ کے پہونچا اور وہان اختلاف بہت درمیان لوگون کے بیچ باب فاتحہ درود کے دیکھا پس میرے یہہ خیال ہوا کہ اگر کوئی رسالہ اس باب مین جناب مغفور کا دستیاب ہووے تو البتہ ترجمہ اوسکا زبان ہندی مین لکھون تاکہ مردم عوام کو اوسے نفع ہو اور تاریکی جہل سے بیچ روشنی علم کے آوین اور اکثر لوگ بار بار تحریک اس امر کی کرتے تھے اتفاقاً چند اوراق بطور رسالہ کے تالیفات آپکی سے بعبارت عربی کہ مشتمل اوپر بیان تصدقات اور دعوات

اموات کے اور رواج بعضے رسومات کا کہ بعد ممات سے کرتے ہین لکھے ہوئے کتب معتبرہ سے مانند بخاری اور مسلم اور شرح صدور اور فتاوی غرایب اور شرح شیخ عبدالحق دہلوی اور اوسط اور کفایہ شعبی اور خزانۃ الروایت اور فتاوی زاد اللبیب اور شرح برزخ اور شعب الایمان اور جامع الاوراد اور تفسیر فتح العزیز اور مشکوۃ شریف اور ترمذی اور بیہقی اور ترغیب اور ملتقط الاحیا اور اذکار امام نووی اور شرح عقاید نسفی کی پائی یعنے اور سوا انکے اور کتاب سے جو لکھا ہے تو نام اسکا لکھہ دیا ہے پھر اسی حقیر نے کہنے بار بار بعضے اشخاصونکی سے اون مسئلون کو ہمراہ ترجمہ اردو کے اور کچھہ تحقیقات سے اوپر اوسکے بڑھایا ازروی احادیث اور روایات معتبرہ کی ساتھہ نقل حدیث اور روایات کے اور نام کتاب کا کہ جسّے حدیث اور روایات نقل کے لکھہ دیا ہے اور چہار باب اس مین قرار پائے اور نام اسکا موافق اعداد سنہ ہجریہ کے کہ سنہ ۱۲۷۷

تالیفی ہے ریاض المقاصد رکھا گیا

اگرچہ ترجمہ یہہ زبان ہندی مین کہ اہل علم اسکے طرف التفات نہین کرتے ہین لکھا گیا لیکن اہل علم مین سے جو کوئی اسکو دیکھے گا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنے جزئیات لکھے ہین جب کوئی بڑی بڑی کتابون مین دیکھے تو پاوے یہان بلا مشقت موجود ہین جناب الہی مین دعا اس عاجز کی یہہ ہے کہ برکت تحریر اس رسالہ کے گناہون میرے کو معاف فرماوے اور یہہ رسالہ مقبول کافہ انام ہووے اور زیارت حرمین شریفین مجکو نصیب ہو اور وہین میری موت ساتھہ ایمان کے

ہو امین رب العالمین

اِلٰہی نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ وَھَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَۃٍ قَرَارًا بِاِیْمَانٍ وَدَفْنٍ فِی الْبَقِیْعِ

باب الاول

فی التصدق علی المیت اخرج البخاری فی الادب ومسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلٰث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ

ترجمہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مرگیا آدمی موقوف ہوا عمل اسکا مگر سوائے تین چیز کے کہ منفعت باقی ہین اوس سے میت :. صدقہ جاریہ مانند کتب فقہ اور چاہ اور پل اور مسافر خانہ اور مدرسہ وغیرہ کے یا تعلیم علم یا ولد صالح کہ دعا کرتا ہی واسطے اوسکے فی شرح الصدور عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا وقال ہذہ لام سعد ترجمہ سعد بن عبادہ سے ہی کہ عرض کہا اوسنے یا رسول اللہ ام سعد فوت ہوگئے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پس کہودا کنواں اور کہا یہ کنوا ہی ام سعد کا یعنے ثواب اسکا ام سعد کو پہنچے فتاوی عرا مین حدیث نقل کی ہی فی الخبر لا یاتی علی المیت لیلۃ اشد من اول لیلۃ فارحموا موتاکم بشیء من الصدقۃ اذا صلی او صام او اعتق او فعل شیئا من القربات لیصل ثوابہ الی المیت یجوز ویصل الیہ ترجمہ حدیث شریف مین ہی کہ نہین آتی اوپر میت کے کوئی شب سخت تر پہلی رات سے پس رحم کرو واسطے موتی اپنے کے ساتھہ کسی چیز کے صدقہ سے جسوقت نماز پڑہی یا روزہ رکہا یا آزاد کیا بردہ یا کوئی چیز کی تقربات سے تاکہ پہنچے ثواب اسکا میت کو جایز ہے اور پہونچتا ہی اوسکو اور شرح عبد الحق دہلوی مین ہی الصدقۃ

يَنفَعه بِلاَ خِلاَفٍ وَفِيهِ وَرَدَ الاَحَادِيث خُصُوصًا المَاءِ ترجمہ تصدق نفع دیتا ہے میت کو بلا خلاف اور اس باب مین وارد ہوئین ہین احادیث خصوصًا پانی کے وَقَالَ عَلَيهِ السَّلاَمُ الدُّعَاءُ يَرُدُّ البَلاَءَ وَالصَّدَقَةُ تُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ ترجمہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا رد کرتی ہے بلا کو اور خیرات بجھاتی ہے غضب رب کو

فی شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور

اَخرَجَ الطَّبرَانِيُّ فِي الاَوسَطِ عَن اَنَسٍ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِن اَهلِ بَيتٍ يَمُوتُ مِنهُم مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُونَ عَنهُ بَعدَ مَوتِهِ اِلاَّ اَهدَاهَا لَهُ جِبرَئِيلُ عَلَى طَبَقٍ مِن نُورٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلَى شَفِيرِ القَبرِ فَيَقُولُ يَا صَاحِبَ القَبرِ العَمِيقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهدَاهَا اِلَيكَ اَهلُكَ فَاقبِلهَا فَتَدخُلُ عَلَيهِ فَيَفرَحُ بِهَا وَيَستَبشِرُ وَيَحزَنُ جِيرَانُهُ الَّذِينَ لاَ يُهدٰى اِلَيهِم شَيئٌ ترجمہ روایت کیا طبرانی نے اوسط مین حضرت انس سے کہ کہا انس نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہین ہے کوئی اہل بیت کہ مرتا ہے اون مین سے سو وے پس تصدق کرتے ہین اس کے بعد موت اوسکی کے مگر تحفہ لیجاتا ہے واسطے اس میت کے جبرئیل اوپر طبا قون نور کے پھر کھڑا ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام اوپر کنارے قبر کے اور کہتا ہے اے صاحب قبر گہری کے یہ تحفہ ہے کہ بھیجا ہے اوسکو طرف تیرے گھر والون تیری نے پس لے اسکو پس داخل ہوتا ہے اوپر اوسکے وہ صدقہ پس خوش ہوتا ہے مردہ ساتھ اوس ہدیہ کے اور غمگین ہوتے ہین وہ ہمسایہ اوسکے کہ نہین بھیجے گئے صدقہ سے کوئی شئی طرف اون کے

فِي كِفَايَةِ الشَّعبِي عَن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنِيَّةِ

المیّتِ امر اللّٰہُ جبرئیل ان یحمل الی قبرہٖ مع سبعین الف ملکٍ فی ایدی کلّ ملکٍ طبق نورٍ فیحملون الی قبرہٖ فیقول السلام علیک یا ولی اللّٰہ ھٰذہٖ ھدیۃ فلان بن فلانٍ الیک فیتلالاء قبرہٗ فاعطاہ اللّٰہ تعالیٰ الف مدینۃٍ فی الجنۃ وزوّجہ الف حورٍ والبسہ الف حلّۃ وقضی لہ الف حاجۃٍ ترجمہ کفایہ شعبی مین ہے انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جب تصدق کرتا ہے آدمی ساتھ نیت میت کے حکم کرتا ہے اللّٰہ تعالیٰ جبرئیل کو کہ اوٹھائے طرف قبر اوس میت کے ہمراہ ستر ہزار فرشتون کے ہاتھ مین ہر فرشتہ کے طباق نور کا ہوتا ہے پس اوٹھاتے ہین طرف قبر میت کے پھر کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللّٰہ یہ تحفہ ہے فلان بن فلان کے طرف سے طرف تیرے پس پُرنور ہوتی ہے قبر میت کے اور دیتا ہے اس میت کو اللّٰہ تعالیٰ ہزار شہر جنت مین اور زوج اور مالک کرتا ہے اوسکو ہزار حور کا اور پہناتا ہے اوسکو ہزار حلّے اور روا کرتا ہے اوسکی ہزار حاجت اور خزانۃ الروایات مین اور فتاوی زاد البیب مین ایک حکایت بادشاہ خراسان سے نقل کے کہ بیٹے اوسکے نے کہ نام اوسکا عبد الملک تھا باپ اپنے کو خواب مین دیکھا اور کہا ایہا الامیر حال تیرا کس طرح ہے کہا اے بیٹے ایہا الامیر مت کہو بلکہ ایہا الاسیر کہہ بعد اوسکے کہا اے فرزند گوشت کھاتا ہے تو ہڈیان مجکو دے اور ساتھ نیت میری کے کتون کو ڈال کہ آرزو گوشت کی مجکو غالب ہے فتاوی غرایب مین ہے یستحبّ ان یتصدّق عن المیّت الی ثلٰثۃ ایّامٍ وان زاد علیھا فھو افضل ترجمہ مستحب ہے صدقہ دینا واسطے میت کے تین روز تک اور اگر زیادہ تین روز پر کرین بہتر ہے فی خزانۃ الروایات ویستحبّ ان یتصدّق من المیّت بعدہٗ الی سبعۃ ایّامٍ ترجمہ خزانۃ الروایات مین ہے کہ مستحب ہے

صدقہ دینا بعد میت کے سات روز تک اور درمیان شرح برزخ کے حدیث منقول ہے انس ابن مالک سے قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَللَّیْلَۃُ الْاُوْلیٰ عَسِیْرَۃٌ عَلَی الْمَیِّتِ فَتَصَدَّقُوْا لَہٗ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّوَاظِبَ عَلَی الصَّدَقَۃِ لِلْمَیِّتِ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَقِیْلَ اَرْبَعِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَشَوَّقُ اِلٰی بَیْتِہٖ ترجمہ کہا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام شب اول سخت تر ہے میت پر پس صدقہ دو واسطے میت کے اور لایق یہ ہے کہ ہمیشگی کرے صدقہ دینے پر سات روز تک اور بعض نے کہا چالیس روز تک پس تحقیق میت مشتاق ہوتی ہے طرف گھر اپنے کے اسیواسطے خلقت تین روز اور اکثر سات روز اور چالیس روز تک فاتحہ اور تصدق مردون کے لیئے کرتے ہین اور یہ رواج اکثر شہرون مین ہے کہ چالیس روز کے بعد چارپائی بچھاتے ہین اور اوپر اوسکے حافظ کو بٹھاتے ہین صبح تک اور گھر ارکھتے ہین یہ مخالف حدیث فقہ کے ہے اس سے البتہ پرہیز چاہئے واللہ اعلم بالصواب اور خزانۃ الروایات مین ہے ابن عباس سے اور اسی طرح روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِہٖ اِلَّا شِبْہُ الْغَرِیْقِ مُتَغَوِّثٌ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ وَلَدٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْہُ کَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ نہین ہے تربت مین مگر مانند غرق ہونیوالے کے ہے فریاد چاہتا ہے واسطے باہر آنیکے منتظر رہتا ہے ساتھ دعا کے کہ پہونچے ان باپ یا بیٹے یا دوست کے طرف سے اور جبکہ پہونچتی ہے اوسکو ہوتے ہی دعا اور صدقہ اور استغفار طرف اسکے دوست تر دنیا و مافیہا سے اسیطرح ذکر کیا زاد اللبیب مین اور جامع الاوراد مین نقل کیا ہے کہ کتاب معتبر مین ہے یہہ حکایت کہ صالح مرے ایک بزرگ گانون مین رہتے تھے اور واسطے نماز جمعہ کے شہر مین آتے

تھے اتفاقاً جمعرات کو مقبرہ مین اوترے دیکھا کہ لوگ بلباس فاخرہ خوش وخورم
قبرون سے باہر نکلکر ایک جائے بیٹھے ہین اون مین ایک جوان بلباس ریگین
اور کہنہ کے غمگین قبر سے نکلا بیٹھا ہے صالح مری نے پوچھا کہ اون لوگون کو خوش
وخورم اور تجھکو غمزدہ دیکھتا ہون باعث اسکا کیا ہے اوس جوان نے کہا وارث
انکے فاتحہ درود اور تصدق کرتے ہین اور مین سوائے والدہ کے کہ وہ خاوند
کرکے عیش مین ہے اور مجھکو فراموش کیا کوئی نہین رکھتا صالح مذکور نے کہا کس
شہر مین اور کس محلہ مین رہتی ہے کہا جوان نے فلانے محلہ ہمسایہ فلانے مین
رہتی ہے صالح نے کہا مین احوال تیرا والدہ تیری کو کہونگا پس صالح شہر مین
آکر بعد نماز جمعہ کے اوس عورت کے گھر گیا اور پوچھا تیرا کوئی فرزند ہے تھا اوسکے
مان نے ایک آہ سرد کھینچکر کہا کہ ایک پسر جوان تھا اوسنے انتقال کیا صالح نے
تمام احوال موتا اوس گورستان کا اور جوان کا کہا اوس عورت نے کہا کہ سچ ہے بعد
اوسکے کہا ایک درہم تمکو دیتی ہون واسطے بیٹے میرے کے تصدق کرو صالح
مذکور نے درہم لیکر تصدق کیا پھر شب جمعہ آیندہ کو اوس گورستان مین اونہان دیکھا
وہ سب مردہ قبرون سے باہر نکل کر بیٹھے ہین اور وہ جوان بھی ساتھ لباس فاخرہ
کے کہ خوب تر اوروں سے تھا باہر آکر پاس صالح مذکور کے آیا اور کہا اے صالح مری
تجھکو خدا تعالی جزای خیر عطا کرے جیسا تونے میرے حق مین نیکی کی الغرض تصدقات
واسطے میت کے ساتھ احادیث اور روایات کے ثابت ہے مگر یہہ جو سیوم اور
دسوان اور بیسوان اور چالیسوان اور ششماہی اور برسی رواج زمانہ مین
پھیلا ہے اور اکثر علماء دیندار کو دیکھا شریک اس رواج کے کہ اون ایام مین تصدقات
اور فاتحہ واسطے اوسکی کرتے ہین بلکہ اس باب مین رسالہ لکھے ہین اس فقیر
جامع اوراق کو اسکی جستجو بہت تھی کہ ایکبار بسبب درخواست مردمان بیجے اور

سے ہند کے جانا اس ہیچمدان کا سے رہا بسبب مین ہوا اور بروز جمعہ بعد نماز جمعہ کے
مشغول بوعظ ہوا اور اکثر علما اور امرا اور شرفا اس مجلس وعظ مین موجود تھے اور
اکثر مانعین فاتحہ کے بھی موجود تھی کہ اوسی مجلس مین مولوی غلام حسین صاحب نے کتاب
جامع الفقہ ملا صدیق زبیری رحمہ اللہ کے نزدیک میری بھیجی دیکھا تو یہہ عبارت نظر آئی ؛
فی مجموع الروایات اما اگر کسی از ملک خود طعام می کند و خلق را می خوراند بی شبہہ
حلال ست زیرا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بروح حمزہ رضی اللہ عنہ سیوم روز و دہم روز
وچہلم روز و ششماہی سالیانہ دادہ وصحابہ نیز ہم چنین کردہ ہر کہ ازین منکر باشد پس او از
رسول صلی اللہ علیہ وسلم واجماع صحابہ رضی اللہ عنہم منکر باشد **ترجمہ** یعنے بیچ مجموع
الروایات کے ہی کہ اگر کوئی ملک اپنی سے طعام پکاتا ہے اور خلق کو کہلاتا ہے بی شبہ
حلال ہے اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بروح حمزہ رضی اللہ عنہ کے طعام تیسرے
دن کا اور دسوین کا اور بیسوین کا اور چالیسوین کا اور چہہ ماہی کا اور برسی کا دیا
ہے اور صحابہ نے بھی اسی طرح کیا جو کوئی اسکا منکر ہوا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور اجماع صحابہ کا منکر ہوا **دربیان فضیلت عشرہ ذوالحجہ** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ
هٰذِهِ الْاَيَّامِ الحدیث **ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ
عمل نیک اوسمین بہت پیارا ہو طرف اللہ کے ان دنون مین سے کہ دیہہ بقرہ عید کا ہے
نقل کی یہہ بخاری نے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ
اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا
بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رواہ الترمذی **ترجمہ**
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے یہہ کہ
عبادت کرے اللہ کی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کئے جاتے روزے ہر دن کے

ان مین سے ساتھہ روزہ برس دن کے اور قیام ہر شب کا ان مین ہے برابر ہے قیام شب قدر کے نقل کی ہے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَى اللَّيَالِيَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ لَيْلَةُ الْبَرَاتِ وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ رواہ ابن عساکر ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی چار رات واجب ہوئی اوسکے لئے جنت یا مغفرت شب برات اور رات عرفہ کی اور رات عید قربانی کی اور رات عید فطر کی نقل کی یہہ ابن عساکر نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنا دن عاشورہ کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جہاڑدے گناہ برس روز کی کہ پہلے اس سے ہے نقل کی یہ مسلم نے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ فرمایا اللہ تعالی نے قسم کہاتا ہون مین فجر کی اور دس رات کی کہ وہ دیہہ بقرہ عید کا ہے یا دیہہ محرم کا ہے یا مراد لیالی عشر سے دیہہ رمضان کا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تلاش شب قدر کے اَلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ یعنے تلاش کرو شب قدر کو اخیر دہے مین رمضان سے اور نزدیک بعض کے وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے مراد دس رات متفرقہ ہے پانچ راتین رمضان مبارک کے آخر دہے کی کہ ان مین مظنہ لیلۃ القدر کے برکات کا ہے شب عید فطر رات عرفہ عید قربانی کے اور ستائیسوین رجب اور شب عاشورہ اور شب برات کے اور اسی طرح اللہ تعالی نے بارہ مہینون مین سے چار مہینون کو فضیلت دی ہے قولہ تعالی اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ترجمہ بیشک شمار مہینون کا اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے اوسدن سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو چار اونمین سے صاحب حرمت ہین فی المشکوٰۃ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ

مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُفْرَدٌ الَّذِي بَيْنَ جُمَادِي وَشَعْبَانَ **ترجمہ** درمیان مشکوۃ کے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مہینے بارہ مہینوں مین صاحب حرمت ہین تین متوالیات یعنے ایک دوسرے پےدرپے اینوالے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور رجب مفرد یعنے تنہا کہ درمیان دو ماہ جمادی اور شعبان کے ہی **حدیث** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ رَجَبَ شَهْرُ اللّٰهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِي وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِي **ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو بیشک رجب مہینا اللہ کا ہی اور شب برات کا مہینا میرا ہی اور رمضان میری امت کا ہی فِي شَرْحِ الصُّدُورِ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ **ترجمہ** درمیان شرح صدور کے ہی کہ نقل کی احمد اور ترمذی اور بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمانون سے کہ مرتا ہے جمعہ کے دن یا جمعرات کے دن مگر محفوظ رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالی قبر کے فتنہ سے اَخْرَجَ حُمَيْدٌ فِي تَرْغِيبِهِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُتِبَ لَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت کیا حمید نے ترغیب مین ایاس بن ابی بکر سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کوئی مرے دن جمعہ کے لکہا جاتا ہی واسطے اوسکے اجر شہید کا اور محفوظ رہتا ہی فتنہ قبر سے **اور حاشیہ صادقیہ مین لکھا ہی** اگر کوئی مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ کے عذاب قبر کا نہو اسکو سوا ایک ساعت کے پہر تا قیامت عذاب نہوگا اور درمیان **ماثبت بالسنہ** کی نقل کی کہ امام مالک کے نزدیک شب جمعہ افضل ہی شب قدر سے اس واسطے شب قدر کو فضیلت ہوئی بسبب نازل

ہونے ملایکہ کے اور روح کے اور شب جمعہ کو فضیلت ہی کہ اسمین قرار پایا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے کہ جسکے سبب سے شب قدر امت کو عنایت ہوئی اسی واسطے ملایکہ اس شب مین بہت تصدقات کرتے ہین پس اس نیت سے کہ بہ سبب ان دنون اور راتون کے اور مہینونکی عبادات اور تصدقات مین ترقی اور زیادتی ثواب کے حاصل ہوتی ہی مقرر کرکر کوئی کچھ خیرات کرے مضایقہ نہین ورنہ جسوقت جسدن کریگا ثواب پاوے گا

واللہ اعلم بالصواب

باب الثانی فی الدعاء للاموات

اَخرَجَ البَیہقی فِی شُعَبِ الایمَانِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ لَیُدخِلُ عَلیٰ اَہلِ القُبُورِ مِن دُعَاءِ اَہلِ الاَرضِ مِن اَمثَالِ الجِبَالِ وَہدِیَّۃُ الاَحیَاءِ اِلَی الاَموَاتِ الاِستِغفَارُ لَہُم **ترجمہ** نقل کیا بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہی اوپر اہل قبور کے دعا واہل زمین سے مثل پہاڑون کے یعنے ثواب اوسکا مانند پہاڑون کے اوپر مردون کے جاتا ہی اور البتہ ہدیہ زندون کا طرف مردون کے استغفار ہی واسطے موتی کے **عن** عَمرِو بنِ جَرِیرٍ قَالَ اِذَا دَعَا العَبدُ لِاَخِیہِ المَیِّتِ اَتیٰ بِہَا اِلیٰ قَبرِہٖ مَلَکٌ فَقَالَ یَا صَاحِبَ القَبرِ الغَرِیبِ ہٰذِہٖ ہَدِیَّۃٌ مِن اَخٍ اِلَیکَ **ترجمہ** منقول ہی عمرو بن جریر سے کہا جب دعا کرتا ہی بندہ واسطے بھائی میت اپنی کے لاتا ہی اوس دعا کو طرف قبر میت کے فرشتہ اور کہتا اے صاحب قبر کے یہہ ہدیہ ہی طرف تیرے بھائی تیرے کے طرف سے کہ شفیق ہی اوپر تیرے **فی ملتقط الاحیاء** قَالَ بَعضُ السَّلَفِ الدُّعَاءُ لِلاَموَاتِ بِمَنزِلَۃِ الہَدَایَا لِلاَحیَاءِ **ترجمہ** ملتقط الاحیا مین ہی کہا بعض سلف نے دعا واسطے موتی کے مانند تحفون کے ہی زندون سے خزانۃ الروایات اور فتاوی زاد اللبیب مین ہی کہ حدیث مین آیا ہی

باب الثانی فی الدعاء للاموات

جب کوئی مسلم گورستان مین جاتا ہی اہل گورستان امیدوار دعا خیر کے اوس سے ہوتے ہین
اور روحین اون کی پیچھے گذرنیوالے گورستان کے چالیس قدم آتی ہین اگر فاتحہ پڑھے خوش ہوکر
پہرتی ہین وگرنہ غمگین ہوکر نا امید چلی جاتی ہین پس جان لو کہ اموات دعا زندون کے محتاج
ہین فی شرح الصدور الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت ودلیلہ
قولہ تعالی الذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ترجمہ شرح صدور مین ہی کہ اجماع ہی اسپر کہ تحقیق
دعا نفع دیتی ہی میت کو اور دلیل اسکی قرآن شریف سے ہی اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے
اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ آگے ہمسے سبقت کر گئے
ہین ساتھ ایمان کے فی شرح الصدور واخرج ابی الدنیا عن بشار بن غالب قال
رایت الرابعۃ فی النوم وکنت کثیر الدعاء لھا فقالت لی یابشار ھدایاک
تاتینا علی اطباق من نور مخمرۃ بمنادیل الحریر قلت کیف ذالک قالت
ھکذا دعاء المومنین للاحیاء اذا دعوا للموتی فاستجیب لھم جعل ذالک
الدعاء علی اطباق النور ثم خمر بمنادیل الحریر ثم اتی الذی دعی لہ من المو
تی فقیل ھذہ ھدیۃ فلان الیک ترجمہ شرح صدور مین ہی کہ نقل کیا ابن ابی الدنیا
نے بشار بن غالب سے کہا دیکھا مین خواب مین رابعہ کو اور تھا مین دعا بہت کرنیوالا اوسکے واسطے
پس کہا رابعہ نے ای بشار آتے ہین میرے پاس تحفے تیرے طباقون نور پر لپٹے ہوئے
کپڑون حریر کے سے کہا مین نے کیون کر یہہ دعا پہنچتی ہی کہا رابعہ نے اسیطرح دعا مومنین
زندون کے موتی کے واسطے جب دعا واسطے اون کے کی جاتی ہی طباقون نور مین پہر لپٹے جاتے
ہین طباق کپڑون حریر سے پہر آتے ہین طباق پر نور مین واسطے اوسکے یہہ دعا کہ تھی ہی
میت کو پس کہا جاتا ہی یہہ ہدیہ ہی فلانہ کا طرف تیرے وفی الاذکار النووی اجمع
العلماء علی ان الدعاء للاموات ینفعھم ویصل الیھم ترجمہ

اذکار نووی مین ہے کہ جمع ہوئے علما اسپر کہ دعا واسطے اموات کے نافع ہے اور یہ نفع ہی
ہے اون کے طرف اور شرح عقاید نسفی مین اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری
مین آیا ہے اِنَّ فِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ خِلَافًا
لِلْمُعْتَزِلَةِ ترجمہ دعا زندون کی موتی کے لئے اور صدقہ اونکا واسطے اموات کے
نافع ہے خلاف ہی معتزلہ کا اور قصیدہ امالی مین ہے بیت وَلِلدَّعَوَاتِ
تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ وَقَدْ یَنْفِیْهِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعاؤن مین تاثیر بہت
ہے اور نفی کرتی ہین صاحب ضلالۃ یعنے فرقہ معتزلہ پس ہرگاہ پہنچنا دعوات اور
صدقات کا زندون سے موتی کو ثابت احادیث اور روایات سے ہوا اور یہ مذہب
اہل سنت جماعت کے پس جمع کرنا دونو مین کیا قباحت رکھتا ہے صاحب ذہن سلیم اور
سالک صراط مستقیم پر پوشیدہ نہ ہوگا علاوہ اسکی اخراج صدقہ کا شریعت مین اداب قبولیت
دعا سے ہی چنانچہ یہہ مقدمہ حصن حصین کے ہے کہ کہا ہے یہہ ضمن تعداد اداب دعا کے
وَتَقْدِیْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ لہذا استسقا مین کہ حقیقت استسقا دعا اور استغفار ہے
اداب اوسکی سے تقدیم صدقہ اور صوم ہے اور اوسکی شریعت مین نظایر بہت ہین ہر
گاہ کہ تقدیم صدقہ دعا اداب سے ہوا اور وقت صدقہ کا وقت اجابت دعا ہے پس وقت
صدقہ کے دینی اور کہلانیکے دعا حق مین میت کے نزدیک بہ قبولیت ہوتی ہے اور ہات اوٹھا
وقت دعا کے شرایط دعا سے ہے فِیْ کِتَابِ الدَّعَوَاتِ مِنْ مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْحِ
عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ
یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهُمَا صِفْرًا ه رواہ الترمذی والبو
داؤد و بیہقی فی دعوۃ الکبیر ترجمہ کتاب الدعوات مین مشکوۃ شریف کے
ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رب ہمارا زندہ ہے بخشنے والا
مہربان کہ شرم کرتا ہے بندہ اپنے سے جسوقت اوٹھاتا ہے دونو ہات اپنی طرف اللہ کے

کہ خالی ہے سے نقل کیا ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے دعوات کبیر مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ
رواہ ابو داود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
جب فراغت ہو تم دعا سے پس پہیرو ہاتھونکو منہہ اپنے پر نقل کی ابو داود نے عَنِ ابْنِ
ثَابِتِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا
وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ
ترجمہ ثابت بن یزید سے ہے کہ روایت کی باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت دعا مانگتے پس اوٹھاتے دونو ہات اپنے اور پہیرتے منہہ پر نقل کی یہہ حدیث بیہقی نے
دعوات کبیر مین سوا اسکے جو ہات اوٹھانیکے وقت دعا کی مالا مال حدیثین وارد ہین واسطے
اختصار کے نہین لکہین جسکو مطلوب ہو دیکہنا کتب احادیث مطالعہ کرے بلکہ دعا کرنی طعام
وغیرہ پر دستر خوان بچھا کر حدیث مین آیا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُهُمْ
بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ
فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ
الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا اَوْعِيَتَكُمْ حَتّٰى
مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَأُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رواہ مسلم ترجمہ کہا ابو ہریرہ
نے جب کہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگون کو بھوک شدید پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے
یا رسول اللہ منگوا اپنے لوگون سے بچا ہوا توشہ اون کا پھر دعا کیجیے اللہ سے اونکے لیے

اون توشون پر ساتھ برکت کے پس فرمایا آن حضرت نے اچھا پس منگوایا دستر خوان
چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا گیا بچا ہوا توشہ اون کا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا
تھا مٹھی بھر چنے کی اور لاتا تھا دوسرا ٹکڑے روٹی کے یہان تک کہ جمع ہوئے دستر خوان پر
تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوسپر پھر فرمایا لو اسمین سے جتنا چاہو اپنے
باسنون مین پس لیا لوگون نے اپنے باسنون مین یہان تک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی نہین معبود مگر اللہ اور بہ تحقیق
مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ ان دونون گواہیون کے
کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہووے اور پھر روکا جاوے بہشت سے اور بہت ایسے مضمون کی
حدیثین آئی ہین پس جب کے طعام پر ہاتھ اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے دعا کے
غزوہ تبوک مین مجمع لشکر مین کہ قریب لاکھ آدمیون کے نوبت پہنچی تھی ثابت ہوا اور وقت
صدقہ کا وقت اجابت دعا کا ہوا تو اب وقت صدقہ دینے کے یا کھلانے کے جیسا کہ معمول
لوگون مین ہے کہ طعام اور شیرینی وغیرہ دستر خوان پر آگے اپنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر
طعام کے دعا خدا سے واسطے میت کے کرتے ہین اور ثواب اس طعام کا واسطے اللہ کے
میت کو بخشتے ہین درست ہے اور ثواب اوسکا میت کو پہنچتا ہے چنانچہ جامع الاوراد اور
استفتا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم وغیرہ
مین لکھا ہے کہ یہ طریقہ درست اور مستحسن ہے اور فائدہ مردون اور زندون کو اسمین ہے چنانچہ
باب چوتھے مین ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ پس دعا کرنے وقت صدقہ کے اور جمع کرنا ہر دو کا
کچھ قباحت نہین رکھتا بلکہ افضل و اعلی ہے اور پڑھنا سورہ فاتحہ کا کہ اساس محامد الہی ہے
اور ختم ساتھ دعا کے مرجو الاجابت ہے اور سورہ اخلاص کہ مشتمل اوپر محامد ثناء حق جل و علی
کے ہے اور درود اوپر نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اداب مطلق دعا سے ہے اکثر اوقات
دعا مین درمیان مسلمانون کے پڑھا جاتا ہے لہذا عوام مین مشہور ہو گیا ہے کہ وقت دعا کے

کہتے ہیں فاتحہ اور قل پڑہ لو اور غرض اُس سے دعا کرنی ہوتی ہے اور یہہ کلا عوام مسلمانوں کی قسم ذکر لازم عرفی اور ارادہ ملزوم کے سے ہے اور تفسیر فتح العزیز میں بھی ساتھ اس تحقیق کے اشارہ کیا ہے واللہ اعلم بالصواب

بَابُ الثَّالِثُ فِي قِرَاۃِ الْقُرْاٰنِ لِلْمَیِّتِ

باب تیسرا بیچ بیان قراۃ قرآن کے واسطے میت کے وَاخْتَلَفُوْا فِي وُصُوْلِ ثَوَابِ الْقِرَاۃِ لِلْمَیِّتِ فَجُمْھُوْرُ السَّلَفِ وَالْاَئِمَّۃِ الثَّلَاثَۃِ عَلَی الْوُصُوْلِ ترجمہ اور اختلاف کیا بیچ پہنچنے ثواب قراۃ قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور السلف اور آئمہ ثلاثہ اوپر وصول کے ہیں وَالْمَشْھُوْرُ مِنْ مَذْھَبِ الشَّافِعِيِّ رحمہ اَنَّہٗ لَا یَصِلُ وَذَھَبَ ابْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَۃٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعۃ اَصْحَابِ الشَّافِعِي اَنَّہٗ یَصِلُ فَالْاِخْتِیَارُ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَارِيْ بَعْدَ فَرَاغِہٖ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُہٗ ترجمہ اور مشہور مذہب شافعی سے ہی کہ نہیں پوہچتا اور گئے ابن حنبل اور ایک طایفہ علماء سے اور ایک جماعت اصحاب شافعی سے طرف اوسکے کہ تحقیق پوہچتا ہی طرف میت کے ثواب قراۃ کا پس مختار یہہ ہی کہ کہوے قاری بعد فراغت قراۃ کے اے بار خدایا پوہچا ثواب اُسکا فلانیکو جو میں نے پڑہا ہی عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ وَھَبَ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ ترجمہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ بیشک حضرت نے کہا کہ جو شخص گذرے اوپر گورستان کے اور پڑہے قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پھر بخشے ثواب اوسکا واسطے مردوں کے عطا کیا جاتا ہے پڑہنے والے کو ثواب سے ساتھ شمار اموات کے اَخْرَجَ الْقَاضِيْ اَبُوْبَکْرِ بْنِ عَبْدِ الْبَاقِي الْاَنْصَارِيْ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ قَالَ حَمَّادُنِ الْمَکِّيُّ خَرَجْتُ لَیْلَۃً اِلَی مَقَابِرِ مَکَّۃَ فَوَضَعْتُ رَاْسِيْ عَلٰی قَبْرٍ فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ اَھْلَ الْمَقَابِرِ حَلْقَۃً حَلْقَۃً فَقُلْتُ اَقَامَتِ الْقِیٰمَۃُ قَالُوْا لَا وَلٰکِنْ رَجُلًا مِّنْ اِخْوَانِنَا قَرَءَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَجَعَلَ ثَوَابَہٗ

الباب الثالث في قراۃ القرآن للمیت

لنا فنحن نقسمه منذ سنة ترجمہ روایت کیا قاضی ابوبکر بن عبد الباقی انصاری
نے سلمہ بن عبیدہ سے کہ کہا حماد مکی نے نکلا مین ایکرات طرف گورستان کے پس رکھا
سر کو اوپر قبر کے پس سو گیا پس دیکھا مینے اہل قبور کو حلقہ حلقہ پس کہا مین کیا قایم ہوئی
قیامت کہا اہل قبور نے نہین لیکن ایک مرد نے ہمارے بھائیون سے پڑھی قل ہو اللہ احد او بخشا
ثواب ہمکو پس تقسیم کر رہے ہین اسکو ایک برس سے وفی شرح الصدور وعن
احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحة الكتاب والمعوذتين و
قل هو الله احد واجعلوا ذالك لاهل المقابر فانه يصل اليهم ترجمہ
شرح صدور مین ہے احمد بن حنبل سے کہا جب جاؤ تم گورستان مین پس پڑہو تم الحمد
اور قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس اور بخشو اون کو
واسطے اہل قبور کے پس مقرر پہونچتا ہے وہ طرف اونکے خزانة الروایات اور فتاوی
غرایب مین حدیث نقل کی فی الحديث من قرأ الفاتحة وآية الكرسي وجعل
ثوابها لاهل القبور يدخل قبر كل مؤمن من المشرق الى المغرب اربعين
نورا ووسع قبورهم ورفع درجتهم ويرفع للقاري اجر ستين
نبيا وخلق الله من كل حرف ملكا يسبح الى يوم القيمة ثم نفره وسورة
اذا زلزلت الارض والهكم التكاثر ترجمہ حدیث مین ہے جسنے پڑہی سورہ
فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور بخشا ثواب اوسکا واسطے اہل گورستان کے داخل کرتا ہے
اللہ تعالی قبر مین ہر مومن کے مشرق سے مغرب تک چالیس نور اور فراخ ہوتی
ہے قبر اون کی اور بلند کرتا ہے درجات اون کے اور بلند ہوتا ہے واسطے پڑھنے
والے کے ثواب ساٹھ نبیون کا اور پیدا کرتا ہے اللہ جل شانہ ہر حرف مین سے ایک
فرشتہ کہ تسبیح کرتا ہے اللہ جل شانہ کے
دن قیامت تک پھر پڑھی سورۃ اذا زلزلت الارض والهكم التكاثر اور مفتاح

الجنان اور وسیلۃ القلوب اور فتاوی زاد اللبیب مین لکھا ہے جو شخص
یہ آیت گورستان مین پڑھی زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ
لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ بخشے جاتے ہین مردے
اور پڑھنے والے حدیث مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَیْہِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ وَیَقْرَءُ یٰسٓ
وَیَجْعَلُ ثَوَابَھَا لَھُمَا لَمْ یَبْقَ حَقٌّ اِلَّا اَدّٰی اِلَیْھِمَا ترجمہ جو کوئی زیارت قبر باپ اور ماں
اپنی کے بیچ دن جمعہ کے کرے اور پڑھے سورہ یاسین اور بخشے ثواب اسکا مان اور
باپ کو نہین باقی رہتا مان اور باپ کا حق مگر کہ ادا کر دیا اوسنے حق کو طرف مان اور
باپ کے فِیْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ قَالَ الْقُرْطُبِیُّ وَقَدْ کَانَ الشَّیْخُ عِزُّ الدِّیْنِ بْنُ
عَبْدُ السَّلَامِ نَفْیٌ بِاَنَّہٗ لَا یَصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ ثَوَابُ مَا یُقْرَءُ لَہٗ وَیُھْدٰی اِلَیْہِ فَلَمَّا
تُوُفِّیَ رَاٰہُ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّکَ کُنْتَ تَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یَصِلُ اِلَی
الْمَیِّتِ ثَوَابُ مَا یُقْرَءُ وَیُھْدٰی اِلَیْہِ فَکَیْفَ الْاَمْرُ قَالَ لَہٗ کُنْتُ اَقُوْلُ ذٰلِکَ
فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَالْاٰنَ قَدْ رَجَعْتُ عَنْہُ بِمَا رَاَیْتُ مِنْ کَرَمِ اللّٰہِ فِیْ ذٰلِکَ وَاَنَّہٗ
یَصِلُ اِلَیْہِ ذٰلِکَ ھٰکَذَا فِیْ رَوْضِ الرِّیَاحِیْنَ ترجمہ بیچ شرح صدور کے ہے
کہا قرطبی نے تحقیق تھے شیخ عز الدین بن عبد السلام نفی ساتھ اسکے کہ نہین پہنچتا میت کو
ثواب قرارت کا کہ ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس جب فوت ہوئے دیکھا اون کو بعض
اصحاب اون کی نے خواب مین اور کہا اونکو تھے تم کہتے کہ نہین پہنچتا طرف میت کے ثواب
اسکا کہ پڑھا جاتا ہے اور ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس اب کیونکر امر ہے کہا شیخ نے
کہتا تھا مین اسکو دنیا مین اور اب رجوع کیا مینے اوس سے اسواسطے کہ دیکھا مین نے کرم اللہ کا
اسمین اور بیشک پہنچتا ہے میت کو ثواب قرارت کا پس ہر گاہ کہ اعتقاد دعوات وصدقات
اور قرارت قرآن کا میت کے حق مین مذہب اہل سنت اور جماعت مین کہ بدلل ساتھ احادیث
اور روایات کے ہے مطلقاً حق ہوا پس اگر آدمی تینونکو زمان واحد مین بطریق اجتماع کے عمل مین

لاوے

لائے مطابقہ نہیں

الباب الرابع

فی الرسم الذی شاع فی دیار العرب والعجم بان القوم یجتمعون ویقرؤن القرآن لموتاهم ترجمہ باب چوتھا ہے بیچ بیان ثبوت اس رسم کے کہ مروج ہے ملک عرب اور عجم میں ساتھ اس طور کے کہ قوم جمع ہوتی ہیں اور پڑھتی ہیں قرآن مجید واسطے موتا ہی کے ذکرہ الملا علی قاری فی المرقات شرح المشکوٰۃ اخرج الخلال فی الجامع عن سفین قال کان الانصار اذا مات لهم المیت اختلفوا الی قبره ویقرؤن القرآن ترجمہ ذکر کیا ملا علی قاری نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں کہ روایت کی خلال نے بیچ جامع کے سفین سے کہا تھے انصار کہ جب مرتے انہیں کوئی میت آتے لوگ طرف قبر میت کے اور پڑھتے تھے قرآن وفی شرح الصدور ان المسلمین ما زالوا فی کل عصر بمصر یجتمعون ویقرؤن القرآن لموتاهم من غیر نکیر فکان ذلک اجماعا ترجمہ بیچ شرح صدور کے شیخ جلال الدین سیوطی کے مرقوم ہے کہ مسلمان لوگ ہمیشہ ہر زمانے میں شہر میں جمع ہوتے ہیں اور قرآن مردے کے لئے پڑھتے ہیں بغیر انکار کرنے کسی منکر کے یعنی کسی نے علما سے اس اجماع پر انکار نہیں کیا پس تو یہ اجماع مسلمانوں کا اس امر خیر پر مانند اجماع کے ہوا فی زیارت القبور من فتاوی الغرائب قال اهل الحق اذا اصاب المسلم مصیبة تقعد صاحبها والناس معه للتعزیة معظمین للمیت الذی خلا منه مصلاه واثار اسلامه وبرکة عبودیته ویتحازنون علی ما دخل النقص فی عدد المسلمین واهل التعبد ویکونون غیر محوعین وسعی ان یقرء القرآن متوجهین الی القبلة ترجمہ درمیان زیارت القبور کے ہے فتاوی غرایب سے کہ کہا اہل حق نے جب پہونچی مسلمان کو مصیبت بیٹھے صاحب اسی مصیبت کا اور لوگ ساتھ اوسکے واسطے تعزیت کے کہ ہوں بزرگی کرنیوالے واسطے

میت کے کہ خالی ہووے اوس سے نماز گاہ اوسکی اور آثار اسلام اوسکی کے اور
برکت عبادت اوسکی کے اور غم کرے اوپر اسباب کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ عدد
مسلمانوں کے اور اہل عبادت کے اور نہ ہجو کرنیوالے ہون اور کوشش کرے اسپر یہہ کہ قرآن
شریف پڑھے متوجہ ہوکر طرف قبلہ کے اور درمیان جامع الاوراد کے لکھا ہے کہ اگر بر طعام
فاتحہ کردہ بفقرا بدہد خواہ درحالت حیات وخواہ بعد مردن البتہ ثواب برسد ترجمہ
یعنے اگر اوپر طعام کے فاتحہ کرکے فقرا کو دیوے خواہ حالت حیات مین خواہ بعد مرنیکے
البتہ ثواب پہنچتا ہے اور بھی جامع الاوراد مین ترتیب فاتحہ ختم قرآن کے واسطے ارواح مردونکی
اسطرح لکھی ہے • چون قرآن ختم کند اول پنج آیۃ خوانده دست برای فاتحہ برآرد وثواب
آن بروح میت بہ بخشد ترجمہ جب قرآن ختم کرے اول پنج آیت پڑھکر ہاتھ اوٹھاوے
اور ثواب ختم کا ساتھ ارواح جس شخص کے چاہے طفیل انحضرت کے بخشے فی الانبازی •
سُئِلَ اَیُّ الاَعمالِ اَفضلُ فقالَ المُرتَحِلُ اِلٰی اَن قَالُوا وَاِذا اجتَمعُوا بقراٰنٍ بِالتِّلاوَۃ
وَیَقرءُ الفاتِحَۃَ وَخمسَ اٰیاتٍ مِن اَوَّلِ سُورَۃِ البَقرَۃِ اِلٰی قولِہٖ وَاُولٰئِکَ ھُمُ
المُفلِحُونَ • ترجمہ درمیان انبازی کے ہے سوال کیا گیا یہہ کہ کونسا عمل ہے افضل پس
کہا افضل الاعمال مرتحل ہے یہان تک اور جب اکٹھے ہون ساتھ تلاوت قرآن کے اور پڑھے سورہ
فاتحہ اور پنج آیۃ سورہ بقر سے اولئک ہم المفلحون تک فی کنز العباد فی الحدیث
کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم اِذَا خَتَمَ القُراٰنَ یَقرَءُ القُراٰنَ قَدرَ خَمسَ
اٰیاتٍ ترجمہ درمیان کنز العباد کے ہے کہ حدیث مین وارد ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب ختم کرتے قرآن کا پڑھتے قدر پنج آیات کے وفی الفتاوی الکبریٰ قَالَ الفَقِیہُ
اَبُو اللَّیث قِرَاءَۃُ قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ثَلٰثًا عِندَ خَتمِ القُراٰنِ شَیءٌ اِستَحسَنَہُ اَھلُ
العِرَاقِ ترجمہ درمیان فتاوی کبریٰ کے ہے کہ کہا فقیہ ابو اللیث نے پڑھنا سورہ اخلاص کا
تین بار وقت ختم کرنے قرآن کے مستحب اور نیک رکھا اسکو اہل عراق نے یعنے لایتوی

١٨٧٩

تا آخر بعدہ قل ہو اللہ تین بار اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد ایک مرتبہ اور الم ذالک الکتب تا مفلحون و ماکان محمد تا علیما ان اللہ ملائکتہ تا تسلیما سبحان ربک رب العزۃ تا رب العالمین پڑھے وَعَنْ يَقَعَ ابْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِي قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ کہا یقع بن عبداللہ کلاعی نے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کون سے سورہ قرآن سے بزرگ تر ہے فرمایا سورہ اخلاص وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَءَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ

ترجمہ کہا ابی الدرداء نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے کوئی تمسے اسکا کہ پڑھے بیچ رات کے تیسرا حصہ قرآن کا کہا صحابہ نے کیونکر پڑھے تیسرا حصہ قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَائَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَءُ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ کہا ابن عباس نے کھڑا کیا بعض اصحاب آنحضرت نے خیمہ اوپر قبر کے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ قبر ہے پس ناگاہ قبر میں انسان ہے کہ سورہ تبارک الذی پڑہتا ہے یہانتک کہ تمام کی اوسنے پس آیا آنحضرت کے پاس اور خبر دی اس کو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سورہ منع کرنیوالی ہے اور نجات دہندہ ہے کہ نجات دیتی ہے قاری کو عذاب خدا سے روایت کی ترمذی نے اسی واسطے اکثر لوگ وقت ختم فاتحہ کے پنج آیۃ اور سورہ ملک اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑھتے ہیں اور بعوی

شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم فتوی جواز عرس مین لکہتے ہین اینکہ ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع
شوند وختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم در حاضرین نمایند این
قسم معمول در زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاء راشدین نبود واگر کسی باین طور
بکند باک نیست زیراکہ دریں قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیا واموات را حاصل می شود انتہی
یعنے یہ کہ ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع ہوتی ہے اور ختم کلام اللہ کا کرتے ہین اور فاتحہ شیرینی
یا طعام پر کر کے حاضرین مین تقسیم کرتے ہین یہ قسم معمول زمانہ پیغامبر خدا اور خلفاء راشدین
مین نہ تھا اگر کوئی اسطور پر کرے مضایقہ نہین اسواسطے کہ اسمین قباحت نہین بلکہ فائدہ
زندون اور مردون کو حاصل ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم بیچ جواب
سوال نہم کے استفتا اپنے مین لکہتے ہین در مجلس فاتحہ وختم کہ برای حاضران مجلس باشد
اگر این جماعت بر قبر باشند آنجا تقسیم کنند وثواب آن باموات برسانند واگر در خانہ ہا باشند
بہ حاضران آنجا تقسیم شوند ہیچ قباحتے ندارد وازقبیل اباحت ست پس امداد بدعا ختم وطعام
بدعت مباح ست انتہی ترجمہ مجلس مین فاتحہ اور ختم واسطے حاظرین مجلس کے ہو اگر یہ جماعت
قبر پر ہوں وہان تقسیم کرین اور ثواب اوسکا موتا کو پہنچاوین اور اگر گھر مین کرین
حاضرین پر تقسیم ہووے کچہ قباحت نہین اور قبیل اباحت سے ہے پس امداد ساتھ دعا
اور ختم اور طعام کے بدعت مباح ہے اور مولوی صاحب موصوف باب تخصیصات کو یون
اپنے استفتا مین لکہتے ہین فاتحہ وطعام کہ بی شبہہ از مستحبات ست وتخصیص کہ فعل مخصص ست
باختیار اوست باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف عادات اند کہ بمصالح
خاصہ ابتدا بظہور آمدہ رفتہ رفتہ شیوع یافتہ مثل کہچڑہ در فاتحہ امام حسین وتوشہ فاتحہ
شیخ عبد الحق وغیرہ ذالک کہ ہمہ فاتحہ وطعام کہ بی شبہہ از مستحبات ست فِی الْمِشْکوٰۃِ
مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ
غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ رواہ مسلم ترجمہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو کوئی راہ جاری کرے اسلام مین راہ نیک واسطے اوس شخص کے اجر اوسکا ہے
اور اجر اوسکا جسنے عمل کیا اوپر اوسکے بعد اسکے بیچ سوا اسکے کہ ناقص اور کم ہو اجر اسکے بیچ
کچھ ف یعنے جو شخص رسم نیک نکال گیا اور جو اوسپر عمل کرتے ہاین ثواب اون سبکو
برابر پہونچیگا اور کسی کا اون مین سے ثواب کم نہ ہوگا اور صحیح بخاری مین ہے ح مَنْ
رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ترجمہ یعنے جسکو دیکھین مومن اچھا
پس وہ نزدیک اللہ کے بھی اچھا ہے اور بیچ شفا کے ہے وَمَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا
فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ ترجمہ

تنبیہ

اور جس چیز کو دیکھین مسلمان نیک پس وہ نزدیک اللہ کے بھی نیک ہے اور جسکو دیکھین
مسلمان بد پس وہ اللہ کے نزدیک بھی بد ہے تنبیہ جاننا چاہیے جو حکم کہ نص قرآن
اور حدیث سے ثابت نہو دو قسم ہے ایک تو یہہ کہ بدلیل شرعی مثل اجماع اور قیاس کے
ثابت ہو یا کچہ اصل شرعی رکھتا ہو اور ساتھ حکم آیۃ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
کے مانند قواعد استنباط وغیرہ کے بیچ دین کے داخل ہو وہ بیچ سنت کے یا بیچ بدعت
حسنہ کے کہ بیچ معنی سنت کے ہے داخل ہو دوسری قسم یہہ کہ ساتھ کسی دلیل کے ادلہ سے
مانند کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ثابت نہوا اور کوئی اصل شرعی
نہووے وہ بدعت سیئہ ہے وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَا اَحْدَثَ وَخَالَفَ كِتَابًا اَوْ سُنَّةً
اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَهُوَ الْبِدْعَةُ الضَّالَّةُ وَمَا اَحْدَثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا
مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفِقَةٌ عَلٰى
نُدِبِهَا وَهِيَ مَا وَافَقَ شَيْئًا مِمَّا مَرَّ وَلَمْ يَلْزَمْ مِنْ فِعْلِهِ مَحْذُوْرٌ شَرْعِيٌّ وَ
مِنْهَا مَا هُوَ فَرْضُ كِفَايَةٍ كَتَصْنِيْفِ الْعُلُوْمِ وَنَحْوِهَا وَاَنَّ الْبِدْعَةَ السَّيِّئَةَ
وَهِيَ مَا خَالَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ صَرِيْحًا وَالْتِزَامًا ترجمہ اور کہا شافعی نے رحمہ اللہ
جو چیز کہ نو پیدا کی اور مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہے پس وہ بدعت ضالہ ہے

اور جو نوپیدا کی نیکی سے اور مخالف کسی ان چیزون مین سے نہین ہے پس وہ بدعت نیک
ہے حاصل یہ کہ تحقیق بدعت حسنہ اتفاق کیا گیا اوپر استحباب اوسکی کے اور وہ بدعت وہ ہے
کہ موافق ہوا اون چیزوان کے کہ گذرا ذکر اوسکا اور نہ لازم ہو کرنے اوسکی سے محذور شرعی
اور بعضے بدعتون مین سے فرض کفایہ ہے مانند تصنیف کرنے علوم کے اور مانند اوسکے اور تحقیق
بدعت سیئہ وہ ہے جو مخالف کسی چیزکو ان چیزون مین سے ہو صراحتہً یا التزاماً اسی طرح فتح القدیر
اور فتح المبین شرح اربعین اور جوامع الکلم اور کتاب القواعد مین نقل کیا ہے اگر مفصلا لکہا جاوے
تو طول بہت ہوجاوے اور جسکو ارادہ مزید اطلاع کا ہو چاہیے کہ کتب مذکورہ وغیرہ کو
مطالعہ کرے پس جب کہ ثابت ہوا کہ بدعت اوپر دو قسم کے ہے بدعت حسنہ کہ اتفاق کیا گیا اوپر
استحباب اسکی کے اور بدعت سیئہ کہ مخالف شرع اور سنت کے ہے اور كُلُّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ مخصوص ہے ساتھ بدعت سیئہ کے جیسا کہ محقق دہلوی نے بیچ ترجمہ فارسی مشکوٰۃ
شریف کے تصریح اوپر اوسکے کے ہے کہ وتقید بدعت بضلالت وتوصیف آن بعدم رضا خدا
جل علا و رسول وی ص درین قول وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهُ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهُ الْحَدِيْثُ اشارہ بسوی آنکہ در بدعت مذکورہ بلسان شارع بدعت
ضلالت ست کہ خدا و رسول ازان ناراض اند و مخالف شرع و سنت نہ آنکہ خیرست ونافع
در دین و داخل در عمومات شرعیہ از کتاب و سنت کہ آن ہدایت محض ست و مسمی ست
نزد علما بہ بدعت حسنہ۔ ترجمہ اور قید کرنا بدعت کو ساتھ ضلالت کے اور توصیف اوسکی
ساتھ نارضامندی خدا اور رسول کے سے اس قول مین وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً
الحدیث آخر حدیث تک اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ بدعت مذکورہ اوپر زبان
شارع کے بدعت ضلالہ ہے کہ خدا اور رسول اوس سے ناراض ہے اور مخالف شرع اور
سنت کے ہے نہ وہ کہ نیک اور نافع دین مین ہین اور داخل عمومات شرعیہ کے ہے
کتاب اور سنت سے کہ وہ ہدایت محض ہے اور نام رکہا گیا نزدیک علما کے ساتھ

بدعت

بدعت حسنہ کے اور یہہ ہے مراد ہی بدعت سیے اس قول بین مَنْ اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ اللّٰہُ مِنْھَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ ترجمہ یعنے نہین نکالتے کوئی قوم بدعت کو مگر اوٹھا لیتا اللہ تعالی مثل اوسکے سنۃ سے پس تمسک ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت سیے اسواسطے کہ رفع سنت کا ساتھ بدعت ضالہ کے ہوتا ہے کہ مخالف سنت کے نہ ہو ساتھ احداث امر نیک اور حسن کے کہ داخل عمومات شرعیہ مین ہے اور افراد سنت سے ہے اور طیبی نے درمیان شرح مشکوٰۃ کے کہا کہ مراد بدعت سیے اس حدیث مین بدعت حسنہ ہے ظاہر کلام یہہ ہے کہ انقسام بدعت کا طرف بدعت حسنہ اور قبیحہ کے کہ متفق علیہ درمیان علما کے ہے اور انکار بدعت مستحسنہ سے جہل ہے جیسا کہ موجدان جدید کہتے ہین پس باعتبار اصل مقدرہ مذکورہ کے ظاہر ہوا کہ ہیئۃ اجتماعیہ مردم کثیر کا جمع ہونا اور ختم کلام اللہ اور فاتحہ کا اوپر طعام شیرینی وغیرہ کے اور بیچ آیت پڑھنے اور دعا واسطے میت کے ہاتھ اوٹھا کر مانگنے اور دن مقرر کر کر مانند یازدہم حضرت محبوب سبحانی کے یا مولود شریف پڑھنا جایز ہے اور درمیان جمع الجوامع کے روایت کی جلال الدین سیوطی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ایک سوداگر تھا بغداد مین ہر سال مجلس مولود شریف کی کیا کرتا اور جو کچھ پاس اوسکے موجود ہوتا خرچ کرتا ہمسایہ اوسکے مین ایک یہودی تھا کہ زوجہ اوسکی ہمیشہ کہا کرتی یہہ کیا صرف کرتا ہے یہودی نے کہا کہ آج کا دن پیدایش کا اونکے پیغمبر کا ہے خوشی کرتے ہین اور وہ طعن ہمیشہ کیا کرتے تھے ایک رات اتفاقاً خواب مین زوجہ یہودی نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ بہت خوش چلے آتے ہین اسنے بیتاب ہوکر آواز دی یارسول اللہ حضرت نے فرمایا لبیک یا امۃ اللہ یعنے مین حاضر ہون کہا جناب کہان تشریف لائے فرمایا ہمسایہ تیرا مین کہ محب ہمارا ہے اور اکثر مین آتا ہون وہان جہان ذکر ہوتا ہے میرا عرض کی اسی عورت نے کہ یارسول اللہ کہ مسلمان فرماؤ مجکو پس مسلمان ہوئی کہا

شوہر کو مجلس مولود کرون گی آج کہا شوہر نے کیون کہا آج کی رات کو مسلمان ہوئی
اور سب احوال خواب کا ذکر کیا شوہر نے کہا آج کی رات مین بھی مشرف با اسلام ہوا الغرض
برکت مولود شریف کے سبب ہر دو ہمسایہ مسلمان ہوئے اور مولود شریف کا پڑھنا
ماہ ربیع الاول مین نبا براسکے ہی کہ آیا ما ثبتہ من السنہ مین واَوْلٰی وآخِرُ ما
یذکر فیہ ذکر مولدہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور اولی اور
اخر وہ چیز ہی کہ ذکر کیا جاوے مہینے بارہ وفات مین ذکر مولود اور وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا یا روز جمعرات کے فاتحہ دینی یا سوا اسکے اور کوئی دن متبرک
مین کسی بزرگ کی فاتحہ کرنی اور ثواب اسکا میت کو بخشنا بدعت حسنہ کہ افراد
سنت سے ہی ہوا اور انکار بدعت حسنہ سے ہرگز نچاہیے کیا اور منکر اسکا
مبتدع اور فاسد العقیدہ اور خارج زمرہ اہل سنت اور جماعت سے ہی اور
البتہ یہہ اعتقاد نہ چاہیے کہ اگر سات اسی وضع خاص مذکورہ کے کرین تو درست
ہے اور سوا اسکے نہین ہے یہہ نیت بالکل باطل ہی جسوقت اور جسدن چاہیے
اور جس طور چاہے فاتحہ درود اور طعام ارواح میت کو بخشے اور منہیات شرعی سے
بچے ومن اللہ کان مسئولا ٭ جعل ہذا الکتاب مقبولا

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتم الطبع الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ ریاض المقاصد در بیان ایصال ثواب باموات مستنبط از کتب احادیث وفقہ مذاہب
اربعہ تالیف جناب ہدایت مآب مولانا واولینا ابو الرشید حاج الحرمین الشریفین حافظ القرآن رطب اللسان
حضرت مولوی محمد عبد الحکیم سلمہ الکریم بن مولانا الحاج الشہید محمد عبد الرحیم نور اللہ مرقدہ قادری
الحنفی الدہلوی در بلدہ معمورہ مبنئی [illegible] ۱۲ در مطبع مخدومی باہتمام جناب حاج قاضی ابراہیم
صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری بتعالب طبع آمد تمت بالخیر

تجالہ نافعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ؛ امابعد کہتا ہے بندہ خاکسار عبدالحکیم بن قدوۃ السالکین مولانا محمد عبدالرحیم قدس اللہ سرہ یہہ ایک مسئلہ ہے بیان مین پڑہنے نوافل کے ساتھ جماعت کے ایام متبرکہ اور راتون متبرکہ مین مانند شب قدر و شب برات و شب عاشورہ سے کہ اکثر لوگ بزرگ اور علما انکو پڑہتے دیکھا اور بعض روایات بھی کتب معتبرہ مینے اوپر جواز اسکے کے پائی لہذا اس فقیر نے چند روایات بقدر ضرورت اس مختصر مین تحریر کی اور نام اس رسالہ کا تجالہ نافعہ رکہا واللہ الموفق للتحقیق والصواب ؛ جاننا چاہیے کہ بیچ بحر الرائق اور شرح منیہ اور اصل صدر الشہید اور فتاوی صوفیہ مین خلاصہ سے نقل کیا کہ نفل بجماعت بغیر تداعی کے جائز ہین وفی الانہ اور پہر ذکر کیا روایت کو شمس الائمہ حلوانی سے کہ لایکرہ التطوع بالجماعۃ مطلقاً اذا صلوا بغیر اذان واقامۃ اور فتح القدیر مین بعد ذکر حدیث صحیحین کے باب الجماعت مین نقل کی ابن عباس رض سے کہ کہا اونہنے سویا مین پاس خالہ اپنی کے اور نبی کھڑے ہوئے واسطے پڑہنے نوافل شب کے پس مین بھی کھڑا ہوا بائین طرف حضرت کے پس پکڑا حضرت نے سر میرا اور کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے اور جز ثانی مین شرح بخاری قسطلانی کے باب صلوۃ النوافل جماعۃ اور صفحہ ۱۲۸ اور سطر ۲۰۹ مین لکھا کہ عتبہ بن انصاری کے گھر مین دن کو دو رکعت نفل جماعت سے ادا فرمائی کہ اسمین لفظ وصففنا وراءہ فصلی بنا رکعتین ثم سلم وسلمنا واقع ہوا یہہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے پس ظاہر ہوا کہ ہمراہ علیہ السلام کے صحابہ بہت تھے چنانچہ لفظ صففنا وراءہ سے مفہوم ہوتا ہے اور بیچ صحیح مسلم کے ہے کہ انس کے ماں کے گھر مین حضرت نے دو رکعت نفل با جماعت ادا فرمائی اور سراجیہ مین باب مسائل متفرقہ مین ہے کہ امامت حضرت کی شب معراج مین بیت المقدس مین تھے نفل مین اور عمدۃ الفتاوی اور تحفۃ الفقہا اور خزانۃ الروایات مین ہے کہ نوافل بلا تداعی جائز ہین اور جواہر جلالیہ مین ہے ویفتی بجواز التطوع جماعۃ فی ہذا الزمان من غیر کراہۃ اور مفید المستفید اور عمدۃ الابرار اور شرح کافی اور خلاصۃ الفتاوی اور جامع الاصول اور عمدۃ المفتی و تحفۃ الفقہا اور تجنیس اور مجموع النوازل اور فتاوی سراجیہ اور یواقیت اور قوۃ

تصنیف استاد الثقلین نجم الدین ۱۲

القلوب مین ہے نوافل بلا تداعی باالاتفاق جایز ہے اور کہا شارح نقایہ نے کہ جایز ہے جماعت نوافل مطلقاً مثل قدر ولیلۃ النصف من شعبان ونحو ذلک ہکذا فی المحیط اور صفحہ ۱۲ ۲ جلد اول احیا مین ہے کہ پڑہین شب برات مین سو رکعت دوگانہ دوگانہ پڑہی ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص گیارا بار اور اگر چاہے پڑہے دس رکعت ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سو بار اخلاص اور اکثر اوقات سلف پڑہتے تہے جماعت سے اور خزانہ جواہر جلالیہ مین ہے کہ جس جا قحط ہو چاہے والی اس جا کا یا قاضی یا جماعت مسلمانونکی ہر شب جمعہ اور شب دوشنبہ دو رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ ضحی اور الم نشرح اور والتین تین تین بارا اور بعد سلام کے تین سو اور ساتھ بار پڑہے یا باسط یا واسع حق تعالی ساتھ فضل اپنے کے قحط دفع کرے اور بہی اگر کسی جا وبا پڑے تو ایک مرد صالح اور متقی اور مقتدا دین امامت باجماعت مسجد جامع یا مسجد محلہ مین ہر شب دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ یٰسین ایکبار اور بعد سلام کے ایک ہزار اور ایک بار بحضور دل یا حلیم یا حلیم پڑہے حق تعالی اس جا سے وبا دفع کرے اور صحت اور عافیت بخشے فقط وآخر

یعنی [illegible]

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اللہم اغفر لمؤلفہ وکاتبہ وقاریہ ولانسابہم وآبائہم وامہاتہم واحبابہم المسلمین وجمیع المومنات والمومنین

آمین آمین آمین تمت بالخیر